Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۹۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ ۱۱ شہادت ۱۳۵۷ہش ۱۱ اپریل ۱۹۷۸ء | نمبر ۸۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ شہادت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ٹائیفائیڈ و کالرا کا ٹیکہ لگنے کی وجہ سے حرارت رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متّقی اللہ تعالیٰ کے سایہ میں زندگی بسر کرتا ہے

مگر چاہیئے کہ تقویٰ خالص ہو اس میں شیطان کا کوئی حصّہ نہ ہو

"تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلّی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصّہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں۔ اور اگر کچھ حصّہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دُکھ آتا ہے وہ مصلحتِ الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دُنیا اکٹھی ہو جائے تو اُن کو ایک ذرّہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دُنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں اِس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اُٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اِس سے بڑھ کر تردّد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبضِ رُوح کروں۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اُس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دُکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود اُن کے لئے نیکی ہے کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۱)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

تقویٰ اختیار کرنیوالوں کی کمزوریاں دُور کر دی جائینگی

اللہ تعالیٰ متّقی سے محبّت کرتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

ھٰذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتّقوا لعلّکم ترحمون۔ (الانعام: ۱۵۶)

ترجمہ:۔ یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے (اور یہ) برکت والی ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰایّھا الّذین اٰمنوا ان تتّقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقانًا ویکفّر عنکم سیّاٰتکم ویغفر لکم واللّٰہ ذو الفضل العظیم

(الانفال: ۳۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا اور تمہاری کمزوریوں کو دُور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل کرنے والا ہے۔

اَحَادِیثُ النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم:۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ"۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو۔ بے نیاز ہو۔ گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ کُنْ وَرِعًا تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ۔

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ورع اور تقویٰ اختیار کر۔ اس طرح تو سب لوگوں سے زیادہ عابد بن جائے گا۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ شہادت ۱۳۵۷ھش
۱۱ اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ مذہب، زندہ کتاب اور زندہ رسولؐ

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر یہ عظیم احسان ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کے روشن اور حسین چہرہ پر غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے جو گہرے پردے چھا گئے تھے آپ نے انہیں قرآن عظیم کی برکت اور روشنی میں اور خدا تعالیٰ کی راہ نمائی میں ایسے طور پر اُٹھایا کہ تمام غلط فہمیاں دُور ہو گئیں اور مذاہب عالم پر اسلام کی اور قرآن عظیم کی تاقیامت برتری اور فضیلت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی اور سیّد الاوّلین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور نوع انسانی پر آپ کے عظیم احسانات نیرِ تاباں کی طرح روشن اور درخشاں ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداداد علم کلام میں جو خصوصیت نمایاں طور پر ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے یہ ثابت کر دکھایا کہ جہاں دیگر مذاہبِ عالم کی برکات ختم ہو چکی ہیں وہاں اسلام کی برکات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہر زمانہ اور ہر دَور میں جاری رہی ہیں اور تا قیامت جاری رہیں گی اور ان برکات کا حتمی اور قطعی ثبوت یہ ہے کہ ہم پہلے کی طرح آج بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر سکتے ہیں اور وہ آج بھی ہماری دعاؤں کو سُنتا اور قبول کرتا ہے اور ہمارے لئے اپنے ایسے خارق عادت نشانات ظاہر کرتا ہے جن کا مشاہدہ کرکے ہم اپنے ایمانوں میں ایک نئی قوت اور زندگی محسوس کر سکتے ہیں مگر یہ نشانات صرف انہی کے لئے ظاہر ہوتے ہیں جو اسلام کے اور قرآن مجید کے کامل پیرو ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپؐ ہی کے طفیل تعلق باللہ حاصل کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو مختصر الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے کہ :-

"اسلام زندہ مذہب اور ہماری کتاب (قرآن شریف۔ناقل) زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم۔ناقل) زندہ رسول ہے۔" (الحکم ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی زندگی کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ (ابراہیم آیت ۲۵-۲۶)

یعنی (اے مخاطب!) کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ (تعالیٰ) نے کس طرح کلام پاک کے متعلق حقیقتِ حال کو بیان کیا ہے۔ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑ (مضبوطی کے ساتھ) قائم ہوتی ہے اور اس کی (ہر ایک) شاخ آسمان کی بلندی میں (پہنچی ہوتی) ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے تازہ پھل دیتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اور شریعت حقہ اسلامیہ یعنی قرآن عظیم کو اُس پاک درخت سے تشبیہہ دی ہے جو ایک طرف مضبوطی کے ساتھ زمین میں قائم ہوتا ہے اور دوسری طرف اُس کا تعلق آسمان سے ہوتا ہے اور جو ہر زمانہ اور ہر دور میں اپنی برکات کے تازہ بتازہ پھل پیش کر سکتا ہے۔ یہی وہ پھل ہے جو اس کی زندگی کا حتمی ثبوت ہے اور جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اب قیامت تک کے لئے زندہ مذہب صرف اسلام ہے زندہ شریعت اور وحی الٰہی قرآن عظیم ہے اور زندہ نبی صرف سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خصوصیت پر اپنی پُر معارف تصانیف میں بہت زور دیا ہے اور مختلف پیرایوں میں بار بار اسے پیش کیا ہے۔ مثلاً حضورؑ زندہ خدا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ... اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔"
(نسیم دعوت صفحہ ۸۲)

"حقیقی خدا دانی تمام اسی پر منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہم کلام ہوتا ہے ....
اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق اور وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔"
(کشتی نوح)

زندہ مذہب یعنی اسلام کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں :-

"زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعے سے زندہ خدا ملے اور زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے ... سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔"
(تبلیغ رسالت جلد ششم)

کبھی تو آکے بسا دے یہ دل کا ویرانہ

طلب میں تیری میں ہر امتحاں سے گزرا ہوں
کبھی یقیں کبھی شہرِ گماں سے گزرا ہوں

میں کیا بتاؤں تری جستجو میں سرگشتہ
کہاں کہاں سے نہیں اور کہاں سے گزرا ہوں

ترے حسین تصور کی شاہراہوں پر
میں تیرے قدموں کے اِک اِک نشاں سے گزرا ہوں

چمن چمن تری یادوں کے پھول چُننے کو
میں بے نیاز بہار و خزاں سے گزرا ہوں

ترے کرم کی ہو یا رہگذارِ ضبطِ فغاں
نقوش چھوڑ چلا ہوں جہاں سے گزرا ہوں

مرے نصیب! کہ آثار تو ترے دیکھے
تجھے نہ دیکھ سکا میں جہاں سے گزرا ہوں

کبھی تو آکے بسا دے یہ دل کا ویرانہ
میں تیری چاہ میں ہر امتحاں سے گزرا ہوں

وفورِ عشق نے پہنچا دیا کہاں سے کہاں
ہزار بار میں خود اپنی جاں سے گزرا ہوں

"جہول" بن کے اُٹھا لیں "امانتیں" تیری
ترے لئے حدِ سود و زیاں سے گزرا ہوں

تری تلاش میں چھانی کہاں کہاں کی خاک
کبھی میں چاند کبھی کہکشاں سے گزرا ہوں

مٹا سکے گا زمانہ نہ اب مجھے صدیق
میں ہر کٹھن سے کٹھن امتحاں سے گزرا ہوں

محمد صدیق امرتسری
نائب مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بن اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
(مسیح موعود)

(سلطان احمد پیر کوٹی)

(۱)

جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب رسولوں سے بہتر اور بزرگ تر ہیں۔ تمام نبیوں کے سردار اور اپنے افاضہ کی رُو سے ان سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ کے جامع ہیں۔ آپ کی دعوت مختص الزمان اور مختص القوم نہیں بلکہ تمام زمانوں اور تمام قوموں کے لئے ہے۔ جو قیامت تک آنے والی تھیں۔ گویا آپ کا زمانہ نبوت قیامت تک ممتد ہے۔ اسی طرح آپ پر نازل ہونے والا کلام اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن کریم بھی تمام کتب آسمانی اور صحف سماوی سے بزرگ و برتر اور افضل و اعلےٰ ہے۔ وہ اس اعلےٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہے۔ جہاں تک پہلے کوئی کلام نہیں پہنچا۔ کوئی آسمانی کتاب اس کے پایہ کو نہیں پہنچی۔ چاہے وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی تورات ہو یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دی جانے والی انجیل وہ پارسیوں کی کتاب ژند اوستا ہو یا ہندوؤں کی کتاب وید۔ اس میں تمام وجوہ کمال کے پائے جاتے ہیں۔ اور تمام زمانوں اور قوموں کے لئے جو قیامت تک آنے والی ہیں ایک جامع اور کامل قانون ہے۔ اب اس کے بعد کوئی شریعت نازل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کی فضیلت و برتری کے متعلق صرف ہمارا ہی دعوےٰ نہیں بلکہ وہ خود بھی اپنی برتری و فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور وہ اس دعوے میں منفرد ہے۔ اس کے سوا کوئی اور کتاب یا آسمانی صحیفہ اس دعوے میں اس کے ساتھ شریک نہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔

(سورۃ الزمر آیت ۲۴)

اللہ تعالےٰ وہ ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اتاری جو متشابہ بھی ہے۔ یعنی اسکی کچھ آیات کا [illegible] اور دوسری صحف سماویہ سے ملتا ہے۔ اور اس کے مضمون نہایت اعلیٰ ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے پڑھنے سے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جھکتے ہیں

اس آیت میں دعوےٰ کیا گیا ہے کہ قرآن کریم ہر لحاظ سے بہترین افضل اور اعلےٰ کتاب ہے بہتر سے بہتر اور پختہ سے پختہ باتیں اس میں بیان کی گئی ہیں۔ گو یہ کتاب باقی سب الہامی کتب کے بعد آئی ہے۔ لیکن وہ سب پر فوقیت لے گئی ہے۔

قرآن کریم کے بے شمار فضائل اور وجوہ گنوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس فرصت میں اس کی صرف ایک فضیلت اور وجہ کمال پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔ اور وہ اس کا کلام اللہ ہونا ہے۔ اس سے پہلے نازل ہونے والی الہامی کتب کتاب تو کہلا سکتی ہیں اور اس لقب میں ان کا قرآن کریم کے ساتھ اشتراک ہے۔ لیکن وہ کلام اللہ نہیں کہلا سکتیں۔ کیونکہ وحی کی تین اقسام ہیں

۱۔ ایسی وحی جو اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں کان میں پڑے اور زبان پر جاری ہو۔
۲۔ رؤیا و کشوف یہ وحی الفاظ میں نہیں ہوتی بلکہ نظاروں کی شکل میں ہوتی ہے۔
۳۔ وحی خفی یعنی تفہیم و انکشاف

اگر یہ تینوں قسم کی وحیاں یکجا جمع کر دی جائیں تو یہ مجموعہ کتاب تو کہلائے گا۔ لیکن کلام اللہ نہیں ہوگا۔ کلام اللہ صرف وہ کتاب ہوگی جس کے تمام الفاظ بلکہ حروف اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی کئے گئے ہوں اور قرآن کریم سے پہلے جو کتب اور صحف سماویہ موجود تھے۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کے تمام الفاظ خدا تعالےٰ کے ہوں۔ ان میں ایک حصہ لفظی وحی کا ہوگا۔ یعنی بعض رؤیا و کشوف ہونگے اور بعض مفاہیم اور انکشافات ہوں گے۔ پھر ان کی موجودہ شکلیں تو محرف و مبدل ہیں۔ [illegible] جا بجا انسانی کلام داخل کیا گیا ہے پھر عجیب تر بات یہ ہے کہ ان کتب سماویہ کے متبعین گو ان کے کلام اللہ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان میں ایسا دعویٰ موجود نہیں۔ یعنی وہ خود کلام اللہ ہونے کی مدعی نہیں۔ جبکہ قرآن کریم نے خود کلام اللہ ہونے کا دعوےٰ فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں تین دفعہ تو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے کلام اللہ ہی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اول سورہ توبہ میں ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ اَبْلِغْہُ مَاْمَنَہٗ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ (آیت ۶)

یعنی اے رسول مشرکوں میں سے اگر کوئی شخص تجھ سے پناہ مانگے تو تو اسکو پناہ دے دے۔ یہاں تک کہ وہ تیری صحبت میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے۔ اور اگر وہ ایمان نہ لائے تو پھر تم اسے اس کی امن کی جگہ تک پہنچا دو۔ اور یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ وہ قوم دین کا علم نہیں رکھتی اور حقیقت کو نہیں جانتی۔

دوسرے سورۂ فتح میں ہے۔

سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰی مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْھَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْکُمْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلٰمَ اللّٰہِ (آیت ۱۶)

وہ لوگ جن کو پیچھے چھوڑا گیا ہے کہیں گے کہ ہم کو اجازت دو کہ ہم بھی تمہارے پیچھے چلیں۔ وہ چاہیں گے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام کو بدل دیں۔

یعنی اگر تم جنگ کے لئے باہر نکلتے ہو تو وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔ اور اس کے نتیجہ میں انہیں مال غنیمت بھی ملے گا۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح خدا کے کلام کو بدل دیں۔ یعنی اگر تم انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔ تو وہ کہیں گے قرآن کریم نے جھوٹ کہا تھا کہ تم مومنوں کے ساتھ جنگ کے لئے نہیں جاؤ گے۔ اگر تم انہیں ساتھ لے جانے سے انکار کرو گے۔ تو وہ کہیں گے یہ لوگ حریص ہیں اور خود ہی سب کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ گویا اس آیت میں بھی قرآن کریم کو کلام اللہ کہا گیا ہے۔

تیسرے سورۂ بقرہ میں ہے۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ (آیت ۷۶)

اے مسلمانو کیا تم اس بات کی امید رکھتے ہو کہ یہودی تمہاری بات مان لیں گے۔ حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے کلام کو سنتے ہیں اور پھر اسے سمجھ لینے کے بعد اس کے مطلب کو بگاڑ دیتے ہیں حالانکہ وہ جان رہے ہوتے ہیں کہ وہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔

اس آیت میں بعض لوگوں نے "کلام اللہ" سے مراد تورات لی ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ کیونکہ یہودی کوئی کتاب سنتے نہیں تھے۔ ان کے پاس تو لکھی ہوئی کتاب موجود تھی وہ اسے پڑھتے تھے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ اس کتاب میں کوئی فقرہ یا لفظ داخل کر دیا گیا ہے۔ تو وہ سنکر داخل نہیں کیا جائے گا پڑھ کر داخل کیا جائے گا۔ لیکن یہاں یَسْمَعُوْنَ کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں وہ سنتے ہیں۔ پس اس آیت میں "کلام اللہ" سے مراد قرآن کریم ہی ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی آتے۔ آپ سے قرآن کریم سنتے اور واپس جا کر اپنے ساتھیوں سے اس کے مفہوم کو بگاڑ کر پیش کرتے۔ جیسا کہ اس سے اگلی آیت سے بھی ظاہر ہے۔

ان تینوں آیات میں قرآن کریم کو واضح طور پر "کلام اللہ" کہا گیا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں جن میں اس کے کلام اللہ ہونے کا دعوےٰ موجود ہے۔ سورہ نجم میں ہے

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (آیات ۴-۵)

ہمارا رسول جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اس کی نفسانی خواہشات کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ (یعنی اس کا پیش کردہ قرآن مجید) صرف خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے والی وحی ہے۔

اس آیت قرآنیہ میں بھی قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کا دعوے موجود ہے۔

پھر سورہ الطارق میں ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ

یعنی میں شہادت کے طور پر اس بادل کو پیش کرتا ہوں جو بارش سے بھرا ہوا بار بار برستا ہے۔ اور اس زمین کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو بارش کے نازل ہونے کے بعد پھٹ کر بارش کی غرض کو پورا کرتی ہے۔ یہ شہادت اس امر کی ہے کہ وہ یعنی قرآن کریم قطعی اور آخری قول (بات) ہے۔

اس آیت میں قرآن کریم کے متعلق "قول" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور لغت عربی میں قول کے معنی کلام اور لفظ کے ہیں۔ (المنجد) گویا قرآن کریم کو "قول" کہہ کر اس بات کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ کلام اللہ ہے اور اس کا ہر لفظ اور ہر حرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور اس کی وحی سے ہے۔

پہلی کتب سماویہ میں بھی قرآن کریم کو کلام اللہ ہی کہا گیا ہے۔ چنانچہ تورات میں ہے:۔

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا۔ تو میں اس امر کا حساب اس سے لوں گا۔" (استثنا باب ۱۸)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔"

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲-۱۳)

ان دونوں حوالوں میں جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہاں آپ پر نازل ہونے والی کتاب کو واضح الفاظ میں خدا کا کلام اور خدا کی کہی ہوئی باتیں کہا گیا ہے۔

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک لفظ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں۔ اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہے اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۸)

"قرآن کریم جو کتاب ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۱)

یہاں تک ہی بس نہیں۔ آپ نے قرآن کریم کے ایک ایک حرف کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جیسے عناصر جسم انسان کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ایسا ہی عناصر کلام انسان کے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور عناصر کلام سے مراد ہماری حروف اور الفاظ اور چھوٹے چھوٹے فقرہ ہیں۔ جن پر تعلیم زبان کی موقوف ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۴ حاشیہ)

قرآن کریم نے صرف کلام اللہ ہونے کا دعوے ہی نہیں کیا۔ بلکہ وہ تمام ان صفات کا حامل ہے۔ جو کلام اللہ میں پائی جانی ضروری ہیں۔ یہاں بعض صفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں وہ بے نظیر اور بے مثل ہے اس لئے اس کا کلام بھی بے نظیر اور بے مثل ہونا چاہیئے۔ ورنہ بشری کلام اور الٰہی کلام میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے بے مثل اور بے نظیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل لانے کی بڑی تحدی کی ہے۔ اس نے مخالفین قرآن کو بار بار مقابلہ کے لئے بلایا ہے۔ اور انہیں جوش دلایا ہے کہ وہ اس کی نظیر لانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں چنانچہ فرماتا ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل ۸۹)

اے رسول تو انہیں کہہ دے کہ اگر تمام انسان اور جن بھی اس کی نظیر لانے کیلئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں (باقی)

محترم کرنل ڈاکٹر محمد عطاء اللہ خاں کی یاد میں

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

محترم کرنل ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب مرحوم کی شہرت بڑی نیک تھی۔ بچپن سے ہی سنتے آئے تھے۔ آپ اکثر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں ہمہ تن مصروف رہتے۔

۱۹۷۴ء میں جب میں کانو شمالی علاقہ نائیجیریا میں تھا تو ڈاکٹر صاحب اپنے کاروبار کے سلسلہ میں وہاں آئے۔ میں نے دیکھا کہ صاحب موصوف جماعت کی ہر خدمت میں پیش پیش ہیں۔ چنانچہ ان دنوں ان کے لڑکے کی آمد کی خبر مشہور ہوئی تو آپ مکرم جناب پرنسپل صاحب احمدیہ سکول کانو سے کہنے لگے۔ کہ جب میرا لڑکا یہاں آئے تو کچھ جماعتی خدمت بھی ان سے لیں۔

پھر ایک دن کرنل صاحب نے احمدیہ سکول کے پروفیسروں کو بلایا اور ایک ایک سے ان کے کانو میں آنے کا باعث پوچھا۔ کسی نے کچھ بتایا اور کسی نے کچھ۔ مگر بالآخر آپ نے تلقین فرمائی کہ جیسا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

"من استوی یوماہ فھو مغبون"

یعنی جس کے دو دن برابر ہوتے اور اس نے سابقہ دن سے ترقی نہ کی۔ تو وہ گھاٹے میں ہے۔

آپ سب کا آج کا دن کل کے دن سے ترقی پذیر ہونا چاہیئے۔ تب انھوں نے اپنا عمل اس حدیث کے مطابق بتایا کہ میں نے اس طرح سارا قرآن کریم حفظ کیا ہے اور اب میں ایک کتاب اسلامی احکام کے متعلق انگریزی میں لکھنا چاہتا ہوں میرے سامنے انھوں نے ایک کلید قرآن کریم کی خریدی اور بعض دوسری کتب بھی۔ تاکہ کتاب تحریر کرنے کے ارادہ کو عملی جامہ پہنا سکیں۔

جہاں بھی آپ جاتے جماعت کی خدمت میں ہمیشہ لگے رہتے اور خدام سلسلہ کی خدمت کرنے کا موقعہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

جناب مکرم کرنل ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب کی اچانک وفات ایک جماعتی صدمہ ہے۔ خداوند تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس خلا کو پر کرے اور ان کی جملہ اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کے سب لواحقین کو صبر جمیل کی مزید توفیق دے۔

(آمین ثم آمین)

○

اپنے کاروبار کی آواز ملک کے سنجیدہ طبقوں تک پہنچانے کے لئے الفضل میں اشتہار دیجئے!
(مینیجر)

○

انصار اللہ کا فرض

"ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ واری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عبداللطیف صاحب ہاشمی بی اے کو ۱۸ دسمبر ۷۷ء بروز اتوار بچی عطا فرمائی۔ یہ ان کی پہلی اولاد ہے۔ بچی کا نام عائشہ لطیف ہاشمی رکھا گیا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر غلام علی ہاشمی صحابی مرحوم کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز بخشے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

(سید بہادل شاہ ۲۹ نسبت روڈ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

مقبرہ بہشتی کے متعلق بعض قواعد پر نظر ثانی اور سفارشات

(گزشتہ سے پیوستہ)

آخری اجلاس کی بقیہ کارروائی

قاعدہ ۴۲۹

مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب صدر سب کمیٹی نے بتایا کہ موجودہ قاعدہ ۴۲۹ کی بجائے سب کمیٹی شوریٰ ایک نیا قاعدہ تجویز کرتی ہے۔ قاعدہ ۴۲۹ کی عبارت یوں تھی:-

"کسی موصی کا حصہ جائیداد فروخت کرتے وقت یا موصی سے فیصلہ کرتے وقت جائیداد کی قیمت کا اندازہ ناظم جائیداد کے مشورہ کے ساتھ طے ہونا چاہیئے جو اراضیات کی قیمت لگاتے وقت مقامی جماعت کے کارکنان سے مشورہ حاصل کر لیا کرے اور علاقہ متعلقہ کی جائیدادوں کے انتقالات میں بھی مدد لے لیا کرے اور ایسے انتقالات کی اوسط اور مقامی جماعت کے مشورہ پر رپورٹ کی بنیاد رکھا کرے۔ ناظم جائیداد کی رپورٹ صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر آخری فیصلہ ہوا کرے گا۔"

سب کمیٹی نے اس کی بجائے مندرجہ ذیل قاعدہ تجویز کیا:-

"موصی کے ساتھ تشخیص مالیت جائیداد کا فیصلہ پوری احتیاط سے کیا جائے گا اور مقامی جماعت اور ناظم تشخیص جائیداد (موصیاں) کا مشورہ بھی اس میں شامل ہو گا۔"

کسی موصی کی وفات کے وقت یا اس کی زندگی میں تشخیص جائیداد کی درخواست کے وقت اس کی جائیداد کی قیمت مندرجہ ذیل اصولوں کے مطابق تشخیص کی جائے گی۔

۱-۱- اغراضِ وصیت کے لئے کسی مکان کی قیمت اس کے قرب و جوار میں واقع اسی قسم کے مکانات کے سالانہ کرایہ کا بیس گنا شمار ہو گی البتہ اگر کسی موصی کا بوقت تشخیص صرف ایک مکان ہو تو اس کی قیمت سالانہ کرایہ کا دس گنا ہو گی۔

ب- جائیداد منقولہ اور دوکان یا دوکانات کی قیمت کی تشخیص بوقت تشخیص بازاری قیمت کے مطابق ہو گی۔

۲-۱- اگر کوئی موصی ۱۲½ ایکڑ یا اس سے کم زرعی اراضی کا مالک ہو تو اس کی قیمت بغرض وصیت اس کے سالانہ ٹھیکہ کا چھ گنا شمار ہو گی۔ اگر اس سے زیادہ ہو تو اس کے ٹھیکہ کی دس گنا شمار ہو گی۔

ب- بنجر یا ناقابل کاشت یا سکنی اراضی کی قیمت بازاری حیثیت کے مطابق شمار ہو گی۔

نوٹ: مندرجہ بالا قواعد ۱ الف، ۲ الف کی بجائے اگر کوئی موصی یا اس کا وارث جائیداد کی بازاری قیمت پر وصیت کرنا چاہیں تو انہیں اس کا اختیار ہو گا۔"

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل نمائندگان نے اس تجویز پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

۱- مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔
۲- سید محمود احمد صاحب ناصر نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔

آراء طلب کرنے پر نمائندگان مجلس مشاورت نے بالاتفاق سب کمیٹی کی تجویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی اور حضور ایدہ اللہ نے اس تجویز کو منظور فرما لیا۔

ان کے علاوہ پچاس سے زائد اور قواعد میں بھی ترمیم کی گئی ہے لیکن چونکہ یہ ترمیم محض لفظی ہے مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اس لئے حضور ایدہ اللہ نے انہیں شوریٰ میں پیش کئے بغیر ہی منظور فرما لیا۔

رپورٹ سب کمیٹی اصلاح و ارشاد

اس کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب خادم صدر سب کمیٹی اصلاح و ارشاد نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اس کمیٹی کے سپرد ایجنڈا کی تجویز ۱ و ۲ کے علاوہ گزشتہ سال کے ایجنڈا کی تجاویز ۱ جز و الف وجز و ب اور تجویز ۲ پر غور کرنے کیلئے سب کمیٹی تعلیم و تربیت و اشاعت لٹریچر (جو گزشتہ سال مجلس مشاورت کے بعد مقرر کی گئی تھی) کی رپورٹ پر غور کرنا تھا سب سے پہلے ایجنڈا کی تجویز ۱ زیر بحث آئی جو یہ ہے:-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے۔"

اس ارشاد کے پیش نظر تجویز ہے کہ:-

"جماعت احمدیہ کے اندرونی اور بیرونی پھیلاؤ اور تربیت میں غفلت کے نتیجہ میں جماعت میں جو غیر اسلامی رسومات آ رہی ہیں ان کی روک تھام کے لئے اجتماعی کوشش اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔"

اس تجویز سے متعلق سب کمیٹی نے سفارش کی کہ:-

"بد رسومات کے بارہ میں نظارت اصلاح و ارشاد جماعت کو بار بار توجہ دلاتی رہے نیز لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی بد رسومات سے اجتناب کرنے کی تحریک خواتین کو ہوتی رہنی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھی اپنے خطبہ جمعہ میں بد رسومات کے خلاف اعلانِ جہاد کر چکے ہیں اس لئے ایسے افرادِ جماعت جو غیر اسلامی رسومات کے مرتکب ہوں مقامی جماعت کے عہدیداران کا فرض ہے کہ ان کے خلاف مرکز میں تادیبی کارروائی کی سفارش کریں اور اگر عہدیداران اغماض یا تساہل سے کام لیں تو کوئی مقامی جماعت کا فرد مرکز کو آگاہ کر سکتا ہے۔"

دوسری تجویز ایجنڈا میں یہ تھی کہ:-

"الفضل ایک آزاد اخبار اور مستقل ادارہ ہے جو جماعت کی ضروریات کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے مگر ادارہ الفضل کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ الفضل کے متعلق جماعت کی کیا خواہشات اور توقعات ہیں اس لئے ادارہ الفضل جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ اس بارہ میں اس کی راہنمائی فرمائی جائے۔"

سب کمیٹی نے ادارہ الفضل کی راہنمائی کے لئے بعض امور تجویز کئے اور بتایا کہ اخبار کو کس طرح زیادہ مفید اور مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دوستوں نے دونوں تجاویز کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ سن لی ہے اس میں معین شکل میں کوئی تجویز نہیں جس پر اظہار رائے کیا جا سکے۔ سب کمیٹی نے نصیحت کے رنگ میں بعض باتیں دوستوں کے سامنے پیش کی ہیں۔ ووٹ لینے کی ضرورت نہیں۔ دوست انہیں یاد رکھیں اور ان پر عمل کریں۔

سب کمیٹی تعلیم و تربیت و اشاعت لٹریچر

اس کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب خادم صدر سب کمیٹی اصلاح و ارشاد نے فرمایا۔ کہ سب کمیٹی نے سب کمیٹی تعلیم و تربیت و اشاعت لٹریچر کی رپورٹ پر غور کیا۔ سب کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ یہ رپورٹ من وعن نمائندگانِ شوریٰ کے سامنے پیش کر دی جائے۔

اس کے بعد یہ رپورٹ صدر سب کمیٹی تعلیم و تربیت و اشاعت لٹریچر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے احباب کے سامنے پیش کی۔ آپ نے فرمایا گزشتہ سال ایجنڈا میں یہ تجویز رکھی گئی تھی کہ:-

"جماعت احمدیہ کی روز افزوں تبلیغی اور اصلاحی ضروریات کے پیش نظر بکثرت تربیت یافتہ مخلصین جماعت مہیا کرنے کیلئے جامعہ احمدیہ کا مکمل کورس (مختصر کر کے جامع انداز میں) بذریعہ خط و کتابت اوپن یونیورسٹی کی طرز پر پڑھایا جائے اور کورس مکمل کرنے والوں کو جامعہ احمدیہ کی طرف سے سندات کامیابی دی جائیں"

اس تجویز کو ناقابل عمل ہونے کی وجہ سے رد کر دیا گیا تھا لیکن حضور نے فرمایا تھا کہ اس تجویز کے پیچھے جو جذبہ اور روح کارفرما ہے وہ بہت اچھا اور قابلِ قبول ہے۔ آپ نے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی تھی جو بدوران سال ان تجاویز پر غور کر کے جماعت کی علمی پیاس بجھانے کا کوئی طریق کار پیش کرے۔

مرکزی سالانہ امتحانات اطفال

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات ستارہ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال، بدر اطفال ۲۵ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں۔

قائدین کرام و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ وہ اطفال کو ابھی سے ان امتحانات کی تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے ضروری اعلانات

خدام کے سالانہ امتحانات:- خدام کے سالانہ امتحانات انشاء اللہ ۱۶؍جون اور ۲۳؍جون کو منعقد ہوں گے۔ نصاب لائحہ عمل میں موجود ہے خدام تیاری کریں۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس امتحان میں شریک ہوں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی:- عنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت مدینہ تک
الفاظ۔ آٹھ ہزار سے دس ہزار تک ــ مرکز میں آخری تاریخ وصولی ۳۱؍جولائی ۱۹۷۸ء ــ انعامات۔ اوّل ۳۰۰ روپے، دوم ۲۰۰ روپے سوم ۱۰۰ روپے۔

زیادہ سے زیادہ خدام مقابلہ میں شرکت کریں۔ (مہتمم تعلیم)

مطالعہ کتب:- ماہ اپریل میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر کی گئی ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے

(مہتمم تعلیم)

قائدین مجالس خصوصی توجہ فرماویں:- جن مجالس میں ابھی تک ۱۹۷۷ء-۷۸ء کے لئے قائد مجلس کا انتخاب نہیں ہوا براہ کرم جلد انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز کو ارسال فرماویں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف جدید دفتر اطفال:- قائدین کرام، ناظمین اطفال و سیکرٹریان وقف جدید کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہ کرم وقف جدید کے سال نو ۱۳۵۷ ہش ۱۹۷۸ء کے وعدہ جات کی مکمل فہرستیں تیار فرما کر جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ فہرستوں کی تیاری کے وقت اس امر کے لئے خصوصی کوشش کی جائے کہ آپ کی مجلس کا ایک بچہ اور بچی بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین (سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ہے

درج ذیل آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست اپنے مقامی امیر صاحب / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ (معہ تمام کوائف سرٹیفکیٹ) درج ذیل پتہ پر ارسال کریں:-

۱۔ الیکٹریکل کم مکینیکل انجنیئر:- جو ایک آسامی کے لئے ڈگری یا ڈپلومہ کسی مستند ادارہ (INSTITUTE) کا ہونا ضروری ہے۔ نیز ائیر کنڈیشننگ، ریفریجریشن کے کام کا پانچ سالہ تجربہ لازمی ہے امیدوار INDEPENDENT طور پر کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

۲۔ ڈرافٹسمین:- کم از کم ۵ سال کا تجربہ ہو جو کہ ائیر کنڈیشننگ اور ریفریجریشن سسٹم (SYSTEM) کی ڈرائنگز (DRAWINGS) بآسانی کسی نگرانی کے بغیر تیار کرنے کی از خود اہلیت رکھتا ہو۔

۳۔ ڈرائیور:- کمپنی کی کار کے لئے تجربہ کار، محنتی ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ سابق فوجی (جس کی رہائش کراچی میں ہو) کو ترجیح دی جائے گی۔

تنخواہ معقول حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی

احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

ہیڈ آفس:- A/۱۰-۳۴۳ بلاک نمبر ۶، پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی نمبر ۲۹
فون نمبرز:- ۴۳۰۸۸۰ ــ ۴۳۴۲۶۷

محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں محررین کی ضرورت ہے۔ امتحان کمشن میں شامل ہونے کے لئے ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر مرکز میں رہ کر خدمت سلسلہ بجا لانے کے خواہشمند ہوں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونی چاہیئے۔ گریجوایٹ امیدوار بھی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ ایسی درخواستیں ۲۵؍۴/۷۸ تک سیکرٹری امتحان کمشن کو نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جانی چاہئیں۔ جو امیدواران امتحان کمشن کے تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب ہوں گے انہیں حسب ضرورت تاریخ تقرر سے مروجہ گریڈ کی ابتدائی تنخواہ دی جائے گی۔ درخواست کنندگان کی مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درخواستیں بھجوائی جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۱) نام امیدوار معہ ولدیت، مکمل پتہ (۲) تعلیمی قابلیت معہ نقل سند (۳) تاریخ پیدائش (۴) سابقہ تجربہ (۵) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ (۶) چال چلن۔ دینی حالت کے متعلق امیر / صدر اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق

امیدواران مورخہ ۳۰؍۴/۷۸ کی صبح نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔

تحریری امتحان	۳۰؍۴/۷۸	آٹھ بجے صبح
انٹرویو	۱؍۵/۷۸	آٹھ بجے صبح

(نوٹ) امیدواران کاغذ قلم ہمراہ لائیں۔ نظارت آمد و رفت کے اخراجات کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔ (سیکرٹری امتحان کمشن)

ہفتہ قرآن مجید کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ہفتہ قرآن مجید ۲۱؍اپریل تا ۲۷؍اپریل ۱۹۷۸ء منایا جا رہا ہے جس کے لئے مقررہ مضامین پر مختصر نوٹ برائے تقاریر روزنامہ الفضل کی کل کی اشاعت میں شائع کرائے جا رہے ہیں۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان ان تاریخوں میں پورے اہتمام سے اپنے ہاں تقاریر کا انتظام کریں اور ہفتہ قرآن مجید منانے کے لئے اپنی مساجد میں جملہ احباب جماعت کو اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے متواتر تحریک فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلان نکاح

برادرم عزیز محمد انور علوی معتمد ضلع نواب شاہ کا نکاح ۴؍اپریل ۱۹۷۸ء کو عزیزہ کوثر جبیں بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ ساکن چک ۳۶ جنوبی ضلع سرگودھا کے ہمراہ مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور جانبین کے لئے خیر و برکت اور مسرت کا باعث ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (شریف احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مسجد احمدیہ بدین ضلع بدین)

فوری ضرورت

کوالیفائیڈ ڈسپنسر = ایک
مددگار کارکن = "
ہیلتھ وزیٹر = "
تنخواہ حسب قابلیت بالمشافہ طے کریں
ڈاکٹر نصیر احمد تنویر
ساجد ہسپتال بالمقابل دفتر انصار اللہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴